المنہل ریسرچ جرنل
AL-MANHAL Research Journal
Publisher: Institute of Dialog and Research, Islamabad
E-ISSN 2710-5032 P-ISSN 2710-5024
Vol.02, Issue 03 (July-September) 2022
HEC Category "Y"
https://almanhal.org.pk/ojs3303/index.php/journal/index

Title Detail

Urdu/Arabic:شرح صحیح مسلم (علامہ غلام رسول سعیدی) میں "کتاب الطہارۃ" کا تحقیقی جائزہ

English: **A Research Review of "Kitab al-Tahara" in Shrah Sahih Muslim (Allama Ghulam Rasool Saeedi)**

Author Detail
1. Ujala Kanwal
M. Phil Scholar
Government College Women University, Faisalabad
Email: kanwalujala49@gmail.com

2. Mrs. Shazia
Assistant Professor
Incharge, Department of Islamic Studies
Government College Women University, Faisalabad
Email: shazia.adnan81@gmail.com

Citation:
Ujala Kanwal, and Mrs. Shazia. 2022. " شرح صحیح مسلم (علامہ غلام رسول سعیدی) میں" کتاب الطہارۃ" کا تحقیقی جائزہ: A Research Review of "Kitab Al-Tahara" In Shrah Sahih Muslim (Allama Ghulam Rasool Saeedi)". Al Manhal Research Journal 2 (2).

Copyright Notice:
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 3.0 License.

شرح صحیح مسلم (علامہ غلام رسول سعیدی) میں "کتاب الطہارۃ" کا تحقیقی جائزہ

A Research Review of "Kitab al-Tahara" in Shrah Sahih Muslim (Allama Ghulam Rasool Saeedi)

1. Ujala Kanwal
M. Phil Scholar
Government College Women University, Faisalabad
Email: kanwalujala49@gmail.com

2. Mrs. Shazia
Assistant Professor
Incharge, Department of Islamic Studies
Government College Women University, Faisalabad
Email: shazia.adnan81@gmail.com

ABSTRACT
Muslims depend on Hadith to understand the teachings of the Holy Quran. Commentaries were written to simplify and explain the hadith so that a person can gain complete knowledge and understanding by reading them. The name of Imam Muslim bin Hajjaj al-Qashiri was prominent among the imams of hadith who worked hard and traveled far and wide to convey the valuable hadiths of the Prophet (SAW) to the Muslims in the third century Hijri. One of his books is known as "Sahih Muslim" of which many commentaries have been written. Among them "Shrah Sahih Muslim" written by Allama Ghulam Rasool Saeedi. Among his works, "Shrah Sahih Muslim" has a special status. Purity has a special importance in Islam. Islam enjoins the adoption of a pure religion and purity. Allama Ghulam Rasool Saeedi has highlighted various aspects related to "Kitab al-Tahara" in Shrah Sahih Muslim. There are Baabs in this book, out of which a research review of some of the most important Baabs of purity has been presented.
Key Words: Imam Muslim bin Hajjaj al-Qashiri, Allama Ghulam Rasool Saeedi, Holy Quran, Shrah Sahih Muslim, Kitab al-Tahara, Islam, religion, Muslims

علامہ غلام رسول سعیدی کا تعارف

علامہ غلام رسول سعیدی کا شمار ان جدید علماء کرام میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنے علم کی بدولت اُمت محمدیہ کی اصلاح کے لیے بے شمار کوششیں انجام دیں۔ آپ علوم اسلامیہ محدث، فقیہ، مفسر وغیرہ میں ایک عظیم

ماہر کی حیثیت سے انیسویں صدی کے آخر میں اور بیسویں صدی کے ابتدائی دو دہائیوں میں پہچانے جاتے تھے۔ آپ نے علومِ اسلامیہ کے مروجہ نصاب درس نظامی کے مکمل ہونے کے بعد اپنی ساری زندگی درس و تدریس اور تصنیف اور تالیف میں گزار دی۔ اور علماء کرام اور واعظین کی صورت میں معاشرے کی اصلاح اور آنے والی نسل کو علمی سرمایہ فراہم کیا۔ آپ نے اپنے دور میں پیش آنے والے گمرہ کن مسائل کا حل پیش کیا۔

ا: ولادت

علامہ غلام رسول سعیدی ۱۴ نومبر ۱۹۳۷ء، ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ بروز اتوار دہلی میں پیدا ہوئے۔ (۱)

ب: اسم گرامی

آپ کا نام احمد منیر آپ کے والد صاحب کے نام سے رکھا گیا تھا اور بعد میں شمس الدین نجمی رکھا گیا۔ جب آپ کی رغبت علم دین کی طرف ہوئی تو اس وقت آپ رسول ﷺ کی نسبت سے اپنا نام غلام رسول سعیدی رکھا۔ (۲)

ج تعلیم و تربیت

آپ کی عمر ابھی چھ (۶) برس تھی کہ آپ نے ناظرہ قرآنِ مجید مکمل کر لیا۔ آپ نے قرآنِ مجید کی تعلیم اپنی والدہ ماجدہ سے حاصل کی اور دس سال کی عمر میں پرائمری کے امتحان پنجابی اسلامیہ ہائی سکول قطب روڈ دہلی سے پاس کیا۔ (۳)

آپ نے اپنے والد صاحب کے وصال کی وجہ سے نویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ اور پھر محنت مزدوری شروع کر دی کچھ ہی عرصے کے بعد آپ نے اپنا ابائی پیشہ اختیار کر لیا کپوزنگ کا کام سیکھ لیا۔ اور پھر کراچی کے مختلف پریسوں میں آٹھ سال تک کام کرتے رہے۔ (۴)

آپ ابتداء سے محنتی، جفاکش اور دیانتدار تھے۔ آپ ایمانداری سے محنت اور مزدور کی اور متعدد پریسوں میں کام کاج میں ایک عرصہ گزار دیا۔ کام میں مصروفیت کی وجہ سے آپ نے علم حصول کی طرف توجہ نہ دے سکے۔ آپ نے خود بتایا کہ حضرت علامہ مولانا محمد عمر اچھروی کی تقریر سُن کر حصول علم دین کی طرف رغبت ہوئی۔ (۵)

آپ نے ابتداء ہی میں قرآنِ مجید کے ترجمہ کی طرف توجہ کی۔ آپ کو قرآنِ مجید کے تراجم میں مختلف علماء کرام کے اختلافات نے پریشان کر دیا۔ جس کا بیان آپ کی اپنی تحریر سے ملتا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

"۱۹۵۶ء میں علماءِ دین کی متضاد تقریروں اور قرآنِ مجید کے مختلف تراجم سے میرے ذہن میں یہ الجھن پیدا ہوئی کہ کون سا نظریہ صحیح ہے اور کون سا ترجمہ برحق ہے؟ اسی تجسس میں، میں نے علم دین حاصل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔"(۶)

آپ نے "کریما سعدی" اور ترجمہ قرآنِ مجید سے دینی تعلیم کا آغاز کیا۔ ۱۹۵۸ء میں مولانا محمد نواز اویسی صاحب نے ہمارے ممدوح کو بسم اللہ الرحمن الرحیم اور کریما سعدی کے ابتدائی تین اشعار پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔ بعد میں ترجمہ قرآنِ مجید پڑھایا، فارسی ادب کی باقی کتب اور صرف نحو کی ابتدائی کتب آپ نے مولانا عبد المجید اویسی صاحب سے سبقاً سبقاً پڑھیں۔(۷)

د: تدریسی خدمات

آپ نے اپنے استاد محترم مفتی محمد حسین نعیمی سے کیے ہوئے وعدہ کے مطابق تدریس کا آغاز ۱۹۶۶ء میں جامعہ نعیمیہ لاہور میں کیا۔ ایک سال کے وقفے کے ساتھ وہاں پر چودہ (۱۴) سال تدریسی خدمات سرانجام دیں۔

ایک سال ۱۹۷۸ء کے سوا ۱۹۶۶ء سے ۱۹۸۵ء تک آپ جامعہ نعیمیہ لاہور پڑھاتے رہے درمیان کے عرصہ ایک سال آپ جامعہ نعیمیہ کراچی میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ لیکن ۱۹۸۵ء میں آپ مستقل طور پر کراچی جامعہ نعیمیہ میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہو گئے۔ کراچی میں آمد کے بارے میں آپ خود لکھتے ہیں:

۶ جولائی ۱۹۸۵ء کو مفتی شجاعت علی قادری کے اصرار پر دوبارہ جامعہ نعیمیہ کراچی شیخ الحدیث کے طور متعین ہو گیا۔"(۸)

اور آپ کہتے ہیں کہ بے ساختہ میری زبان پر یہ آیت کریمہ جاری ہو گئی:

"وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا"(۹)

(ترجمہ: اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس (مصائب سے) نکلنے کی کوئی نہ کوئی راہ نکال دیتا ہے۔)

اور پھر آپ تادم حیات جامعہ نعیمیہ کراچی میں ہی طلباء حدیث کو درس دیتے رہے۔

ہ: علامہ غلام رسول سعیدی کی مذہبی و ملی خدمات

علامہ غلام رسول سعیدی نے درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے ساتھ ساتھ مزید دینی، مذہبی، تبلیغی اور ملی خدمات سرانجام دیں اور بعض خدمات سے صرف اس لیے معذرت کی کہ ان کے لیے خاصا وقت چاہیے جس کی وجہ سے آپ کے مستقل مشاغل کا حرج ہوتا تھا۔

و: مرکزی رویت ہلال کمیٹی اور اسلامی نظریاتی کونسل کی رکنیت

آپ ۱۹۹۱ء تا ۱۹۹۲ء تک مرکزی ہلال کمیٹی کے رکن رہے اس طرح ۱۹۹۷ء سے ۱۹۹۹ء تک اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن کی حیثیت سے ملی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اس دوران خواتین کمیشن رپورٹ پر نقد اور بیمہ پالیسی کی اسلامی تشکیل کے سلسلہ میں علامہ غلام رسول سعیدی کی خدمات نمایاں ہیں۔

ز: بین الاقوامی تبلیغی دورے

علامہ غلام رسول سعیدی کے تلامذہ اور محبین مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ دوبارہ برطانیہ تبلیغ کی غرض سے اپنے تلامذہ اور محبین کی فرمائش پر گئے۔ وہاں پر آپ نے مختلف شہروں میں دینی اجتماعات سے خطاب فرمایا مثلاً بریڈفورڈ، برمنگھم، لندن، مانچسٹر وغیرہ۔ اور مختلف مساجد میں جمعۃ المبارک کا خطبہ بھی دیا۔[10]

ی: علامہ غلام رسول سعیدی کی تصنیفی خدمات

آپ نے زمانہ طالبِ علمی میں ہی تحریر کا کام شروع کر دیا تھا۔ لیکن آپ نے سب سے پہلا مقالہ "اعلیٰ حضرت علیہ کا فقہی مقام" لکھا ہے۔ جسے بہت پسند کیا گیا۔ پھر کچھ دیگر مضامین لکھے جو مختلف رسائل و جرائد میں چھپتے رہے "تذکرۃ المحدثین"، "آئمہ اربعہ" اور "محدثین کے اقوال پر مشتمل بے مثال صرف دو ماہ کے مختصر عرصہ میں آپ نے لکھ کر پیش کر دی۔ آپ کی مشہور کتب مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ شرح صحیح مسلم

۲۔ تفسیر تبیان القرآن

۳۔ نعمتہ الباری شرح صحیح بخاری (جن میں بعض مجلدات کا نام "نعم الباری" منتخب کر دیا گیا ہے۔)

۴۔ مقالاتِ سعیدی

۵۔ حیات استاد العلماء

۶۔ ذکر بالجہر

۷۔ توضیح البیان

۸۔ مقام ولایت و نبوت

۹۔ تبیان الفرقان

ے: وفات و مدفن

ڈاکٹر محمد عاطف اسلم نے یہ تو لکھا ہے کہ شب جمعہ کو آپ کا وصال مبارک ہوا اور نمازِ جمعہ کے بعد تقریباً چار بجے نمازِ جنازہ کے بعد آپ کے جسدِ خاکی کو جامع مسجدِ اقصیٰ کے جوار میں سپردِ خاک کیا گیا۔[۱۱]

"شرح صحیح مسلم" (علامہ غلام رسول سعیدی)

1: تعارف

"شرح صحیح مسلم" اُردو زبان میں لکھی جانے والی تمام شروح الحدیث سے زیادہ جامع اور وقیع ہے۔ عربی زبان میں اپنے سے پہلے لکھی جانے والی تمام شروح کا خلاصہ اور ان کی آراء کو جامع انداز میں پیش کیا ہے۔ "شرح صحیح مسلم" نے حدیث کے طلباء کو دیگر تمام شروح سے بے نیاز کر دیا ہے۔ علامہ غلام رسول سعیدی نے ۱۹۸۰ء میں اس تحریر کا آغاز کیا پہلی چار جلد لکھنے کے بعد چار سال تک تصنیف کا کام موقوف کرنا پڑا۔ اور پھر ۱۹۸۶ء میں دوبارہ کام کا آغاز کیا اور جنوری ۱۹۹۳ء میں اس کی سات جلدوں کی تکمیل فرمائی۔ اس جیسے علمی ذخیرہ کو ترتیب دینے اور تالیف کرنے میں عرصہ دراز درکار ہوتا ہے لیکن حیرانگی کی بات یہ ہے کہ آٹھ ہزار صفحات پر مشتمل سات جلدیں صرف آٹھ سال کے عرصہ میں پایۂ تکمیل کو پہنچ گئیں۔

2: ناشر

"شرح صحیح مسلم" کے مؤلف "علامہ غلام رسول سعیدی" ہے۔ اِس کی تصحیح مولانا حافظ محمد ابراہیم فیضی نے کی جو ایم۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی، فاضل علوم شرقیہ ہے۔ کتابت: دار الکتاب حضرت کیلیانوالہ، گوجرانوالہ سے ہوئی۔ مطبع: ہاشم اینڈ حماد پرنٹرز، لاہور ہے۔ ناشر: فرید بک سٹال اُردو بازار، لاہور ہے۔

3: خصوصیات

"شرح صحیح مسلم" بہت خصوصیات کی حامل ہے۔ اور متعدد اور مختلف مباحث پر مشتمل ہے گویا کہ اِس شرح کا مطالعہ کرنے والا ہر بحث کا مطالعہ کرنے کے بعد ایسی تسلی و تشفی پاتا ہے کہ اِس مسئلہ میں مزید مطالعہ کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

علامہ غلام رسول سعیدی نے اِس شرح میں جن امور کا خصوصاً التزام کیا ان میں سے چند ایک حسبِ ذیل ہیں۔

ا: لغوی تشریحات

جب تک کسی لفظ کا لغوی معنی معلوم نہ ہو۔ اس لفظ کا کماحقہ فہم تقریباً ناممکن سا ہوتا ہے۔ اِس لیے کسی بھی بحث سے پہلے اِس کا لغوی معنی سے آگاہ ہونا بہت ضروری اور اہم ہوتا ہے۔ علامہ صاحب نے ہر بات کے شروع میں ہی اِس بات میں وارد الفاظ کا لغوی معنی کی مکمل تشریح بیان کی ہے۔

ب: اصطلاحی مفاہیم

لغوی معانی کی طرح افہام و تفہیم میں کلمات کے اصطلاحی مفاہیم کا اہم دخل ہوتا ہے۔ خاص طور پر جب لغوی معنی میں تعدد ہو تو پھر اِس کلمہ کی مطلوبہ جہت کا تعین اصطلاحی مفہوم سے ہی ہوتا ہے۔ "شرح صحیح مسلم" میں اصطلاحی مفاہیم کے بیان کو بڑے التزام سے معرضِ تحریر میں لایا گیا ہے۔

ج مذاہبِ اربعہ اور ان کے دلائل نیز مسلک حنفی کی ترجیح

علامہ غلام رسول سعیدی نے "شرح صحیح مسلم" میں صحابہ کرامؓ، تابعین عظام، تبع تابعین اور آئمہ کرام کے درمیان احکام و مسائل میں اختلاف کو بڑے التزام سے بیان کیا ہے۔ مثلاً قصر نماز کی ابتداء اور انتہایٔ مدت سفر کے بارے میں آئمہ اربعہ کے مذاہب نقل کیے ہیں۔ آپ نے آئمہ اربعہ کے اقوال اور مذاہب نقل کرنے کے بعد پہلے آئمہ ثلاثہ کے دلائل کو تفصیل سے بیان کیا پھر امام ابو حنیفہؒ کے دلائل کو قلم بند کیا۔ روایات کے درمیان تطبیق بیان کی اور آخر میں آئمہ ثلاث کے دلائل کے جوابات کو تحریر کیا ہے۔

د: عقائد و معمولات اہلِ سنت کا مدلل بیان

بہت عرصہ سے اہلِ سنت و جماعت اور دیگر فرق اسلام کے درمیان معتقدات میں اختلاف ایک واضح امر ہے۔ اِس پر ہر مسلک کے علماء نے اپنے مؤقف کی تائید میں کتابیں لکھیں اور اِن کے درمیان مکالمے اور مناظرے پیش آئے اور اب تک یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ لیکن اگر دعوتِ الٰہی الدین کے لیے قرآنِ پاک

کے اصولوں کو مدِ نظر رکھا جائے تو یہ اختلافات ختم تو نہیں لیکن منافرت کو کم کیا جاسکتا ہے۔ علامہ غلام رسول سعیدی کی اِس سلسلے میں خصوصیات یہ ہے کہ آپ نے جو بھی بات کی ہے اسے تعصب سے بالاتر ہو کر دلائل کے ساتھ ثابت کیا ہے۔ مثلاً قبروں پر پھول ڈالنے کے جواز کو آپ نے کتب حدیث، شروح الحدیث اور مستند کتب فقہ سے ثابت کیا ہے کہ قبور پر سبز شاخوں اور پھولوں کا رکھنا سنت ہے۔

ہ: علماء سے اختلافِ رائے

علامہ غلام رسول سعیدی تحقیقی اسلوب کی بنیاد پر اور دلائل پر مبنی علماء سے اختلاف بھی کیا ہے۔ اور یہ اختلاف محض علمی ہے۔ اِس کے لیے آپ نے ہر دور کے علماء کی آراء کو کتاب وسنت پر پرکھ کر ان سے اختلاف کیا ہے۔ کبھی متقدمین علما سے تو کبھی متاخرین سے اور کبھی اپنے ہم عصر علما و محققین سے۔ مثال کے طور پر علامہ شامی سے اِس بارے میں اختلاف کیا ہے کہ ناپاک اشیاء سے تعویز لکھنا جائزہ ہے یا نا جائز؟

آپ علامہ شامی اور صاحب ہدایہ کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"تعویذ لکھتے وقت یہ بات ملحوظ ہونی چاہیے کہ پاک چیز سے تعویذ لکھنا جائز ہے، کسی ناپاک چیز سے سے تعویذ لکھنا نہیں۔ بعض لوگ مرغ کے خون سے تعویذ لکھتے ہیں یہ جائز نہیں۔ ہر جاندار کا بہنے والا خون ناپاک ہے اور ناپاک چیز کے ساتھ قرآنِ مجید کی آیات اور اللہ تعالیٰ کے اسما لکھنا جائز نہیں ہے۔"(12)

و: جدید عصری مسائل کا حل

علامہ غلام رسول سعیدی نے "شرح صحیح مسلم" میں احادیث کے ساتھ ساتھ ابواب کی مناسبت سے جدی عصری مسائل کا حل بھی پیش کیا ہے۔ ان میں سے چند ایک کے صرف عنوان تحریر کیے جاتے ہیں۔

۱۔	عطیہ خون اور الکحل آمیز دواؤں سے علاج	۲/۸۳۰
۲۔	اعضاء کی پیوند کاری	۲/۸۴۳
۳۔	ٹیسٹ ٹیوب بے بی	۳/۹۳۵
۴۔	ہوائی جہاز میں نماز کا مسئلہ	۲/۳۸۳
۵۔	پوسٹ مارٹم کا شرعی حکم	۲/۸۲۳
۶۔	انعامی بانڈز کا شرعی حکم	۴/۱۱۱
۷۔	مسئلہ اسقاطِ حمل بر بنائے میڈیکل ٹیسٹ	۳/۸۹۱

۸۔	برقی اور مشینی آلات سے ذبح کا حکم	۱۲۲/۶
9۔	رؤیت ہلال کمیٹی کے ریڈیو، ٹی وی پر اعلانات کا حکم	۵۳/۳

وغیرہ پر تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے۔

4: منہج واسلوب

"شرح صحیح مسلم" اپنے اسلوب کے اعتبار سے بھی دیگر تمام شروح پر فائق ہے۔ اس میں خالصتہ علمی اور تحقیقی مباحث کو اس قدر سہل اور آسان انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ قاری کے ذوق مطالعہ کو مزید جلد بخشی ہے۔ آپ نے احادیث کا بامحاوہ ترجمہ، لغوی تشریحات، اصطلاحی مفاہیم، آئمہ اربعہ کا اختلاف مع الدلائل علماء کی آراء اور ان پر نقد وجرح کرتے ہوئے محققانہ بحث فرماتی ہے۔ اور جہاں کہیں علماء سے آپ کو اختلاف رائے ہوا، نہایت ادب کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار پیش کیا ہے۔ اور پھر اپنی رائے کے حق میں دلائل کے انبار لگا دیے ہیں۔

یعنی علماء و محققین سے علمی اور مدلل اختلاف کیا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جہاں کہیں اپنی رائے بھی بعد میں کمزور لگی اور دیگر علماء کے حق میں دلائل قوی نظر آئے تو آپ نے بلا جھجک و تامل اپنی رائے سے رجوع کرتے ہوئے اور علماء حق کے دلائل قوی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ان کی رائے کو قبول کرنا بہتر سمجھا۔ نیز جدید مسائل پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

ا: طہارت کا لغوی بیان

طہارت عربی زبان کا لفظ ہے اور لغت میں طہارت کے معنی مطلق طور پر صفائی و پاکیزگی کے ہیں۔(۱۳)

علامہ زبیدی حنفی لکھتے ہیں:

"طہر اور طہارت کا معنی ہے نجاست کی ضد (پاک ہونا) عورت کے طہر کے ایام کو اطہار کہتے ہیں۔ اور طہر حیض کی نقیض ہے، طاہر کا حقیقی معنی ہے جو شخص نجاست سے آلودہ نہ ہو اور طاہر کا مجازی استعمال اس شخص کے لئے ہوتا ہے جو عیوب سے بری ہو۔"(۱۴)

ب: طہارت کے متعلق قرآن مجید کی آیات

طہارت کی دو اقسام ہیں طہارت جسمانیہ اور طہارت نفسانیہ طہارت کی ان دونوں قسموں کے متعلق قرآن مجید کی آیات ہیں۔

"وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا"(۱۵)

ترجمہ: (اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو اچھی طرح پاکیزگی (غسل) حاصل کرو)۔

یہ آیت جسمانی طہارت کے متعلق ہے یعنی پانی یا اس کے قائم مقام چیز کو استعمال کرو۔

"فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ"(۱۶)

(اس (مسجد) میں ایسے لوگ ہیں جو خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب پاک ہونے والے کو پسند کرتا ہے)

اس آیت میں طہارت کا معنی ہے پانی سے استنجاء کرنا یہ آیت انصار کے متعلق نازل ہوئی ہے وہ جب وضو توڑتے تو پتھر سے استنجاء کرنے کے بعد پانی سے استنجاء کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی فضیلت میں یہ آیات نازل فرمائی۔

ج: طہارت کے متعلق احادیث اور آثار

"عن أنس بن مالک، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقبل اللہ صلاۃ بغیر طھور، ولا صدقۃ من غلول"(17)

(حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا اور حرام مال سے صدقہ قبول نہیں کرتا)۔

ا: وضو کی فضیلت

علامہ صاحب نے وضو کی فضیلت سے متعلق یہ حدیث بیان فرمائی ہے:

"حدثنا إسحاق بن منصور، حدثنا حبان بن هلال، حدثنا أبان، حدثنا یحیی، أن زیدا، حدثه أن أبا سلام، حدثه عن أبي مالک الأشعري قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: «الطھور شطر الإیمان والحمد للہ تملأ المیزان، وسبحان اللہ والحمد للہ تملآن - أو تملأ - ما بین السماوات والأرض، والصلاۃ نور، والصدقۃ برھان والصبر ضیاء، والقرآن حجۃ لک أو علیک، کل الناس یغدو فبایع نفسہ فمعتقھا أو موبقھا"(۱۸)

(حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا پاکیزگی نصف ایمان ہے الحمدللہ میزان کو بھر دیتا ہے سبحان اللہ اور الحمدللہ زمین اور آسمان یا ان کے درمیان کو بھر دیتے ہیں نماز نور ہے صدقہ دلیل ہے اور صبر ضیا ہے اور قرآن یا تمہارے موافق دلیل ہو گا یا مخالف اور ہر شخص جب صبح کو اٹھتا ہے تو وہ اپنے آپ کو فروخت کر دیتا ہے پھر اس جسم کو جہنم سے آزاد کرالیتا ہے اس کو عذاب میں ڈال کر ہلاک کر دیتا ہے۔)

اس حدیث میں بیان کیا جاتا ہے کہ طہور (پاکیزگی) نصف ایمان ہے علامہ یحییٰ بن شرف نووی لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ ایمان مکمل ہی حدیث کی روح کی نظر سے پاکیزگی پر ہوتا ہے نصف ایمان طہارت کو کہا گیا ہے ایمان کے لئے پاکیزگی لازم قرار دی گئی ہے جو انسان ایمان لاتا ہے اس کے گناہ ایمان لانے کے بعد مٹ جاتے ہیں اسی طرح جب انسان وضو کرتا ہے تو اس کے وضو سے پہلے کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے کہ

(وماکان اللہ لیضیع ایمانکم) اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ تمہاری نمازوں کو ضائع کر دے طہارت نماز کا لازمی جز ہے طہارت کے بغیرہ وضو نہیں ہو تا وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی اسی لئے پاکیزگی ضروری قرار دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی کو بیان کیا جائے تو اس سے ہمارا ایمان مکمل ہوتا ہے ہماری نیکیوں کو بڑھا دیتا ہے الحمدللہ، سبحان اللہ، اور اللہ اکبر اللہ تعالیٰ کی ذات کی صفت بیان کرتے ہیں اس سے نیکی کا میزان بھاری ہو جاتا ہے۔[19]

2: نماز کے لئے طہارت کا وجوب

علامہ صاحب نے نماز کے لئے طہارت کے وجوب سے متعلق یہ حدیث بیان فرمائی ہے:

"حدثنا سعید بن منصور، وقتیبۃ بن سعید، وأبو کامل الجحدري، -واللفظ لسعید-، قالوا: حدثنا أبو عوانۃ، عن سماک بن حرب، عن مصعب بن سعد، قال: دخل عبد اللہ بن عمر علی ابن عامر یعودہ وھو مریض فقال: ألا تدعو اللہ لي یا ابن عمر؟ قال: إني سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: لا تقبل صلاۃ بغیر طھور ولا صدقۃ من غلول، وکنت علی البصرۃ"[20]

(مصعب بن سعد کہتے ہیں جب ابن عامر بیمار ہوئے تو حضرت عبد اللہ عمر رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کرنے کے لئے گئے ابن عمر نے کہا اے ابن عمر رضی اللہ عنہ کیا آپ میرے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کریں

گے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول ﷺ سے سنا ہے کہ بغیر طہارت (پاکیزگی) کے کوئی نماز قبول نہیں ہوتی اور حرام مال سے کوئی صدقہ قبول نہیں ہوتا۔ اور تم بصرہ کے حاکم رہ چکے ہو۔)

ا: موجب طہارت کی تحقیق

اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں کرتا۔

اس حدیث سے واضح ہو جاتا ہے کہ نماز کے لئے طہارت لازمی ہے اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر نماز ادا کی جائے تو اس کو ہرگز اپنی بارگاہ میں قبول نہیں کرتا، قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ بعض نے اختلافات کیے ہیں کہ کہا لکھا ہے کہ نماز کے لئے طہارت لازم ہے۔

ابن الجہم کا مذہب ہے کہ اسلام کی جب ابتداء ہوتی تو وضو کرنا سنت تھا اور وضو کی فرضیت بھی بیان کی۔ جمہور نے کہا ہے کہ وجود اسلام سے پہلے ہی فرض تھا اس میں یہ اختلاف ہے کہ ہر نماز پڑھنے والے پر وضو فرض تھا یا پھر بے وضو پر وضو فرض قرار دیا گیا ہے۔

ب: بلاطہارت نماز پڑھنے والے کو کافر قرار دینے کی تحقیق

علامہ ابن عابد بن شامی فرماتے ہیں کہ نماز پڑھے نو اور اس کی تکفیر کی ہے اور ظاہر الروایہ میں ہے کہ وہ کافر نہیں ہے یہ اختلافات اس وقت ہے جب ایک انسان طہارت کو مذاق سمجھے اور غیر ضروری مان کر طہارت کے بغیر نماز ادا کرے تو ایسا شخص کافر سمجھا جائے گا۔ اور اگر وہ انجانے میں یا گمراہی کی وجہ سے یا علم کم ہونے کی وجہ سے یا پھر زمانہ جہلت کی وجہ سے نماز پڑھنے سے پہلے طہارت اور وجو ضروری نہ سمجھے تو یہ کافر نہیں کہلائے گا۔ اگر اس کی نیت استہزاء اور سخریہ کی نہ ہو اور یہ سمجھے کہ طہارت نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں تو یہ کسی کے نزدیک کفر نہیں ہونا چاہیے۔ جب کسی چیز کے کفر اور کفر نہ ہونے پر اختلاف ہو تو یہ مذہب کے نزدیک عدم تکفیر ہے۔

ج: فاسقوں کے لئے زجرًا وعانہ کی جائے

اس حدیث سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ طہارت کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور حرام مال میں سے صدقہ و خیرات قبول نہیں ہوتا۔ حضرت ابن عمر کا مطلب یہ تھا کہ حاکم بصرہ ہونے کی وجہ سے تمہارے ذمہ حقوق اللہ اور حقوق والعباد ہیں۔ آپ نے فرمایا جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حقوق پورے نہ کریں اور اس کے ساتھ ساتھ

بندوں کے حقوق بھی پوری طرح ادا نہ کریں تو ایسی صورت میں ان کی دعا نہ تو قبول ہو گی اور نہ ہی ان کے لئے دوسروں کی جانے والی دعاؤں میں اثر ہو گا۔(۲۱)

3: کامل وضو کرنے کا طریقہ

علامہ صاحب نے کامل وضو کرنے کے طریقے سے متعلق یہ حدیث بیان فرمائی ہے:

"حدثني أبو الطاهر أحمد بن عمرو بن عبد الله بن عمرو بن سرح وحرملة بن يحيى التجيبي قالا: أخبرنا ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب أن عطاء بن يزيد الليثي أخبره أن حمران مولى عثمان أخبره أن عثمان بن عفان رضي الله عنه: دعا بوضوء فتوضأ فغسل كفيه ثلاث مرات... قال ابن شهاب: وكان علماؤنا يقولون: هذا الوضوء أسبغ ما يتوضأ به أحد للصلاة"(۲۲)

(حضرت عثمان کے خادم حمران بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان نے وضو کے لئے پانی منگوایا اور وضو کرنا شروع کیا پہلے اپنی ہتھیلیوں کو تین مرتبہ دھویا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر تین بار اپنے چہرے کو دھویا پھر دایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا پھر اسی طرح بایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر دایاں پیر ٹخنوں تک تین بار دھویا پھر بایاں پاؤں تین بار دھویا پھر انہوں نے کہا کہ جس طرح میں نے وضو کیا ہے اس طرح میں نے رسول ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا وضو کرنے کے بعد رسول ﷺ نے فرمایا جو شخص میرے اس طریقے کے مطابق وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اور دوران نماز سوچ بچار مت کرے تو اس کے پچھلے تمام صغیرہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ ابن شہاب نے کہا ہمارے علماء کہتے ہیں نماز کے لئے جو وضو کیے جاتے ہیں ان سب میں یہ کامل وضو ہے۔)

ا: سر پر مسح کی مقدار کی فرضیت میں مذاہب فقہاء

علامہ یحیٰ بن شرف نووی شافعی فرماتے ہیں کہ تمام علماء کرام کا آپس میں اس بات کا اتفاق ہے کہ چہرے ہاتھوں اور پیروں کا مکمل طور پر دھونا لازم ہے۔ اس کے برعکس رافضیوں نے یہ کہا کہ پاؤں کا مسح کرنا لازم ہے، ان کا قول غلط ہے کیونکہ نصوص صریحہ میں پاؤں کا دھونا وارد ہے جس سے بھی رسول ﷺ کو وضو کرتے دیکھا اس نے یہ کہا کہ آپ ﷺ پیروں کا بھی دھویا کرتے ہیں۔

ب: چوتھائی سر پر مسح کرنے کی فرضیت پر فقہاء احناف کے دلائل

علامہ ابوالحسن لکھتے ہیں کہ سر پر چوتھائی حصہ پر مسح کرنا فرض ہے کیونکہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی کوڑا ڈالنے کی جگہ پر آئے وہاں آپ ﷺ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور اپنے سر کے اگلے حصہ پر مسح کیا اور جرابیں پاؤں پر پہنی تھی ان کا مسح کیا اور قرآن مجید میں مسح کی مقدار مجمل ہے۔

ج: چوتھائی سر پر مسح کے متعلق احادیث

جن احادیث میں فقہاء نے مسح کرنے کے بارے میں جو استدلال بیان کیے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

امام مسلم روایت کرتے ہیں۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر مسح کیا سر کے اگلے حصہ پر مسح کیا اور عمامہ پر مسح کیا۔

حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے موزوں پر مسح کیا سر کے اگلے حصہ پر مسح کیا اور عمامہ پر مسح کیا۔

حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے وضو کیا تو سر کے اگلے حصہ پر مسح کیا اور عمامہ اور موزوں مسح کیا۔

پس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے عمامہ پر بھی مسح کیا۔(۲۳)

4: وضو کے طریقہ کی تفصیل

علامہ صاحب نے وضو کے طریقہ کی تفصیل سے متعلق یہ حدیث بیان فرمائی ہے:

"حدثني محمد بن الصباح، حدثنا خالد بن عبد الله، عن عمرو بن يحيى بن عمارة عن أبيه عن عبد الله بن زيد بن عاصم الأنصاري - وكانت له صحبة - قال: قيل له: "توضأ لنا وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم... فأقبل بيديه وأدبر، ثم غسل رجليه إلى الكعبين ثم قال هكذا كان وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم"(۲۴)

(حضرت عبداللہ بن زید عاصم انصاری رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ ہم کو وضو کر کے دکھلائیں کہ رسول ﷺ کس طرح وضو کرتے تھے۔ انہوں نے ایک برتن میں پانی منگوایا برتن ٹیڑھا کر کے دونوں ہاتھوں کو تین بار دھویا پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا اور ایک چلو میں پانی سے کر اس سے کلی کی اور اسی کے بقیہ پانی سے ناک میں پانی ڈالا اور یہ عمل تین بار کیا اور پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا تین بار چہرہ دھویا اور پھر برتن میں ہاتھ

ڈال کر پانی لیا دونوں کلائیاں کہنیوں سمیت دو دو بار دھوئیں پھر برتن میں ہاتھ بھگو کر سر پر سامنے سے پیچھے کی طرف اور پیچھے سے سامنے کی طرف ہاتھ پھیرا پھر ٹخنوں سمیت دونوں پیر دھوئے اس کے بعد کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے وضو کرنے کا طریقہ یہی ہے)

ا: ایک چلو یا متعدد چلوؤں سے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے متعلق فقہاء مذاہب

علامہ یحییٰ بن شرف شافعی لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں مذہب صحیح پر دلیل یہ ہے کہ تین چلوؤں سے کلی کی جائے اور ناک میں پانی ڈالا جائے۔ اور ہر چلو سے کلی بھی کرے اور ناک میں پانی بھی چڑھائے۔

علامہ ابن خذامہ حنبلی لکھتے ہیں کہ ایک ہاتھ ہی سے پانی کو بھرا جائے اور اس سے کلی کریں اور ناک میں پانی ڈالیں۔ حضرت ابو عبد اللہ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ کے نزدیک کیا بہتر ہے ایک ہی چلو سے ناک اور منہ میں پانی ڈالیں اور کلی کریں یا پھر ہر بار چلو کو بھرے اور ناک میں پانی ڈالے اور الگ الگ کلی کریں۔ تو انہوں نے کہا کہ ایک ہی چلو استعمال کیا جائے۔ ناک اور کلی کے لئے حضور پاک ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ میں برتن لیا اور پھر تین بار کلی بھی کی اور ناک میں بھی ڈالا۔ یہ عمل آپ ﷺ نے تین بار دہرایا۔ اس حدیث کو اثرم اور ابن ماجہ یوں بیان کرتے ہیں کہ لہٰذا اگر وضو کرنا ہو تو تین چلوؤں سے کلی کریں اور ناک میں پانی ڈالیں اور اگر چاہیں تو ایک چلو سے کلی کریں اور ناک میں بھی پانی ڈالیں۔ اور اگر تین بار پہلے چلو میں پانی لے کر کلی کریں اور اس کے بعد الگ سے تین بار چلو لے کر ناک میں پانی ڈالیں تو یہ عمل بھی جائز جانا جائے گا۔ کیونکہ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ الگ تین چلوؤں سے کلی کرتے اور پھر اس کے بعد الگ تین چلوؤں سے ناک میں پانی ڈالتے تھے۔

علامہ بدر الدین عینی حنفی لکھتے ہیں کہ فقہا شافعیہ کے اس مسئلہ میں پانچ اقوال بیان ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

1. ایک چلو میں پانی لے کر اس سے تین مرتبہ کلی کرنا
2. ایک چلو میں پانی ڈال کر اسے پہلے کلی کرنا اور بعد میں ناک مُیں پانی ڈالنا، یہ عمل تین تین بار دہرانا۔
3. تین چلو سے کلی کریں پھر یہی پانی ناک میں ڈالے اور یہ عمل تین بار کیا جائے۔
4. پہلے ایک چلو پانی سے تین بار کلی کریں پھر ایک چلو پانی سے تین بار ناک میں پانی ڈالے۔

5. چھ چلو پانی لیا جائے اور پہلے تین چلوؤں سے کلی کی جائے پھر تین چلوؤں سے ناک میں پانی ڈالا جائے علامہ نووی نے تیسرے نمبر والا طریقہ بہترین قرار دیا۔ (۲۵)

5: مسواک کا بیان

علامہ صاحب مسواک کے بیان کے بارے میں یہ حدیث بیان فرمائی ہے:

"حدثنا قتيبة بن سعيد، وعمرو الناقد، وزهير بن حرب، قالوا: حدثنا سفيان، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لولا أن أشق على المؤمنين -وفي حديث زهير على أمتي- لأمرتهم بالسواك عند كل صلاة" (26)

(حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا اگر مجھے مسلمانوں پر دشوار معلوم نہ ہوتا اور ایک روایت میں ہے اگر مجھے اپنی امت پر دشوار نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔)

شرح

ا: مسواک کا لغوی اور شرعی معنی

علامہ یحییٰ بن اشرف لکھتے ہیں کہ ائمہ لغت نے فرمایا لکڑی کے کسی ٹکڑے سے دانتوں کی صفائی کرنا ہے جس سے اس کی گندگی دور ہو جائے اور پیلاہٹ ختم ہو جائے مسواک کہلاتی ہے مسواک لکڑی کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے جو دانتوں کی صفائی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

ب: مسواک کے متعلق احکام شرعیہ

مسواک کرنا ہمارے حضور پاک ﷺ کو بہت زیادہ پسند تھی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرا دل کرتا تھا کہ میں امت کو ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا چونکہ مجھے علم تھا کہ میری امت کوفت میں پڑ جائے گی اس لئے میں نے ایسا نہ فرمایا۔

مسواک کرنا سنت ہے واجب نہیں اگر کر لوگے تو اچھا ہے اگر نہ کروگے تو کوئی گناہ نہیں اس سے نماز کے ہونے یا نہ ہونے کا کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوتا۔ داؤد ظاہری نے فرمایا کہ مسواک کرنا واجب ہے لیکن اس کو نہ کرنے سے نماز ضائع نہیں ہوتی۔ جبکہ امام اسحاق نے فرمایا کہ مسواک کرنا لازم ہے اگر اس عمل کو ترک کیا جائے گا اس سے نماز باطل ہو جائے گی۔ فقہاء میں سے ابو حامد نے فرمایا کہ امام اسحاق کی یہ بات درست نہیں ہے نماز

باطل نہیں ہوتی۔ تمام اوقات میں مستحب ہے لیکن پانچ اوقات ایسے ہیں کہ اس وقت مسواک کرنا بے حد مستحب ہے۔[27]

6: موزوں پر مسح

علامہ صاحب موزوں پر مسح سے متعلق یہ حدیث بیان فرمائی ہے:

"وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة، وأبو كريب، قال: أبو بكر، حدثنا أبو معاوية، عن الأعمش، عن مسلم، عن مسروق، عن المغيرة بن شعبة، قال: كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فقال: «يامغيرة خذ الإداوة» فأخذتها، ثم خرجت معه، فانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى توارى عني، «فقضى حاجته، ثم جاء وعليه جبة شامية ضيقة الكمين، فذهب يخرج يده من كمها فضاقت عليه فأخرج يده من أسفلها، فصببت عليه فتوضأ وضوءه للصلاة، ثم مسح على خفيه ثم صلى»"[28]

(حضرت مغیرہ بن شعبہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں وہ رسول ﷺ کے ساتھ جارہے تھے رسول ﷺ نے فرمایا اے مغیرہ پانی کا برتن ساتھ ہے تو چنانچہ میں پانی کا برتن لے کر رسول ﷺ کے ساتھ چل پڑا۔ حضور ﷺ مجھے سے بہت دور چلے گئے حتی کہ میری نظروں سے غائب ہو گئے۔ پھر رسول ﷺ قضاء حاجت فرما کر تشریف لائے آپ نے رومی جبہ پہنا ہوا تھا جس کی آستین بہت تنگ تھیں رسول ﷺ نے آستینوں سے ہاتھ باہر نکالنا چاہا تو ہاتھ نکل نہ سکے آپ نے پھر نیچے سے ہاتھوں کو نکال لیا پھر میں نے آپ کو نماز کے لئے وضو کرایا آپ نے موزوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھی۔)

شرح

ا: موزوں پر مسح کے جواز کے متعلق فقہاء اسلام کے مذاہب

اس باب کی حدیث میں موزون پر مسح کرنے کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

ان احادیث سے موزوں پر مسح کرتے ہیں کوئی حرج نہیں بس گمراہی کے مذہب کوئی شخص اس بات سے انکار کرتا۔ خارجیوں کے نزدیک موزوں پر مسح کرنا ناجائز ہے۔ اور مذاہب البدائع نے کہا کہ صحابہ کے نزدیک موزوں پر مسح کرنا عام بات ہے جائز ہے حضرت عباس فرماتے کہ موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں۔ رافضیوں نے کہا کہ ہم نے ستر بدری صحابہ کو دیکھا وہ تمام کے تمام موزوں پر مسح کر رہے تھے۔

ب: عمامہ پر مسح کرنے کے جواز کے متعلق فقہاء اسلام کے مذاہب

حدیث نمبر ۵۴۱ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔ عمامہ پر مسح کرنا فقہاء کے نزدیک جائز نہیں۔ جبکہ امام احمد کہتے ہے کہ اگر وضو مکمل کیا ہو اور پھر عمامہ پہنا ہو تو اس پر مسح کرنا جائز ہے۔ جس طرح موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔ جو فقہاء عمامہ پر مسح کرنے کو ناجائز کہتے ہیں۔ ان کے لئے قرآن میں حکم ہے کہ اپنے سروں کا مسح کرو۔ اور جو آدمی عمامہ پر مسح کرے گا وہ سر کا مسح نہیں کرے گا۔ اور اس بات پر اجماع ہے کہ اگر چہرے پر کوئی کپڑا ڈال لیا جائے اور اس پر مسح کیا جائے تو تیمم کافی نہیں ہو گا اور اس کا مفاد یہ ہے کہ جس عضو کا بھی مسح کرنا ہو اس پر کپڑا ڈال کر مسح کیا جا سکتا ہے اسی طرح پر عمامہ رکھ کر سر کا مسح کیا جا سکتا ہے۔

علامہ ابن منذر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو عمامہ پر مسح کرتے دیکھا۔ ٹوپی پر مسح کرنا جائز نہیں ہے اور عورتوں کے لئے دو روایات ہیں کہ اگر سر پر دوپٹہ لیا ہے تو مسح کیا جا سکتا ہے اور اکثر جگہ روایت ہے کہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔(29)

7: تین بار ہاتھ دھونے سے پہلے پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالنے کی کراہت

علامہ صاحب نے تین بار ہاتھ دھونے سے پہلے پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالنے کی کراہت سے متعلق یہ حدیث بیان فرمائی ہے:

"وحدثنا نصر بن علي الجهضمي، وحامد بن عمر البكراوي، قالا: حدثنا بشر بن المفضل، عن خالد، عن عبد الله بن شقيق، عن أبي هريرة، أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إذا استيقظ أحدكم من نومه، فلا يغمس يده في الإناء حتى يغسلها ثلاثا، فإنه لا يدري أين باتت يده"(30)

(حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو اس وقت تک برتن میں ہاتھ نہ ڈالے جب تک اپنے ہاتھ کو تین بار دھو نہ لے کیونکہ اس کو نہیں معلوم کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری۔)

شرح

۱: باب مذکورہ سے استنباط شدہ مسائل

علامہ یحییٰ بن شرف نووی لکھتے ہیں کہ کہ امام شافعی اور دیگر فقہاء نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سونے والا اس بات سے بے خبر ہے کہ سونے کے دوران اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری اس کا

مطلب یہ ہے کہ جب انسان سوتا ہے تو اس کو اس بات سے لاعلمی ہوتی ہے کہ کہیں اس کا ہاتھ استنجاء والی جگہ پر نہ لگا ہو اور گیلی گندگی اس کے ہاتھ پر نہ لگ گئی ہو۔ اس حدیث میں درج ذیل مسائل مستنبط ہوتے ہیں۔

i. جب تھوڑی مقدار میں پانی موجود ہو اور نجاست اس میں گر جائے تو وہ پانی بھی گندا ہو جاتا ہے شرط یہ ہے کہ نجاست سے پانی کے رنگ میں تبدیلی نہ آئی ہو یا پھر اس میں بدبو پیدا ہو گئی ہو۔

ii. کسی نجس چیز کو دھونے کے لئے صرف اس کو تین بار دھونا جائز ہے اس سے چیز پاک ہو جاتی ہے لازمی نہیں کہ اس کو سات بار دھویا جائے۔

iii. جس چیز کے بارے میں ہمیں وہم ہو کہ یہ نجاست والی ہو گئی ہے تو اس کو تین بار دھونا بھی مستحب ہے۔

iv. عبادت کرتے وقت احتیاط کرنا مستحب ہے۔

v. جن چیزوں کا صراحتاً ذکر کرنا ہو بے حیائی ہو اس کا کنایہ سے ذکر کرنا چاہیے کیونکہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا ہو سکتا ہے کہ ان کا ہاتھ ذکر پر گانڈ پر لگا ہو وہ نہیں جانتا یہ بات آپ ﷺ نے نہیں فرمائی۔ بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری۔(31)

8: شیر خوار بچے کے پیشاب آلود کپڑے دھونے کا حکم

علامہ صاحب نے شیر خوار بچے کے پیشاب آلود کپڑے دھونے کا حکم سے متعلق یہ حدیث بیان فرمائی ہے:

"حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة، وأبو كريب، قالا: حدثنا عبد الله بن نمير، حدثنا هشام، عن أبيه، عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يؤتى بالصبيان فيبرك عليهم ويحنكهم، فأتي بصبي فبال عليه، فدعا بماء، فأتبعه بوله ولم يغسله"(32)

(حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ لوگ اپنے (نومولود) بچوں کو حصول برکت کی خاطر حضور ﷺ کی خدمت میں لاتے۔ رسول ﷺ انہیں برکت کی دُعا دیتے اور ان کے منہ میں کوئی چیز چبا کر ڈال دیتے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک بچہ لایا گیا جس نے آپ ﷺ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ آپ ﷺ نے پانی منگوا کر کپڑوں پر بہایا اور دھوتے میں زیادہ مبالغہ سے کام نہ لیا۔)

"وحدثنا زهير بن حرب، حدثنا جرير، عن هشام، عن أبيه، عن عائشة، قالت: أتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بصبي يرضع فبال في حجره فدعا بماء فصبه عليه"[33]

(حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک شیر خوار بچہ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں لایا گیا تو اس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی گود میں پیشاب کر دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے پانی منگوا کر اس جگہ بہا دیا۔)

شرح

ا:شیر خوار بچے کے پیشاب آلود کپڑے کو دھونے کے حکم میں مذاہب فقہاء اور دیگر مسائل

علامہ یحیٰ بن شرف نووی اس حدیث میں استنباط شدہ مسائل کے بیان میں لکھتے ہیں کہ

i. نومولود بچے کو نیک لوگوں اور بزرگوں کی گود میں ضرور بیٹھنا چاہیے اس سے ان پر اچھا اثر پڑتا ہے۔

ii. بزرگوں کو چاہیے کہ بچوں کے سر پر ہاتھ پھیریں اور ان کو دعا دیں۔

iii. صالحین اور اہل فضل لوگوں سے فیض حاصل کرنا چاہیے۔

iv. انکساری اور عاجزی سے کام لیا جائے اور دوسروں کے ساتھ اچھے طریقے سے رہا جائے۔

v. کھجور یا اس طرح کی کوئی چیز کو اپنے منہ میں چبا کر بچے کے منہ میں بطور گھٹی دیا جائے۔

vi. شیر خوار بچے کا پیشاب نجس ہے اور داؤد ظاہری کے سوا کسی نے بھی اس کی مخالفت نہیں کی۔

vii. فقہاء شافعیہ نے شیر خوار بچے اور بچی کے پیشاب کر کے آلودہ ہونے والے کپڑوں میں فرق بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر بچی پیشاب کر دیں تو کپڑے دھونا واجب ہے اور اگر بچہ پیشاب کر دیں تو صرف پانی چھڑکنا کافی ہے۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ عطاء بن ابی رباح، حسن بصری، امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

viii. امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ اور فقہاء کوفہ کا نظریہ یہ ہے کہ شیر خوار بچہ ہو یا پھر بچی دونوں کے پیشاب آلود کپڑوں کو دھونا لازم ہے۔[34]

9:منی کا حکم

علامہ صاحب نے منی کے حکم سے متعلق یہ حدیث بیان فرمائی ہے:

" وحدثنا یحیی بن یحیی، أخبرنا خالد بن عبد اللہ، عن خالد، عن أبي معشر، عن إبراهیم، عن علقمة، والأسود، أن رجلا نزل بعائشة، فأصبح یغسل ثوبه فقالت عائشة: إنما کان یجزئک إن رأیته أن تغسل مکانه، فإن لم تر نضحت حوله ولقد رأیتني أفرکه من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فرکا فیصلي فیه "[35]

(علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ہاں ایک مہمان آیا صبح کے وقت وہ اپنے کپڑے دھو رہا تھا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا اگر تم نے کپڑوں پر کوئی داغ دیکھا تھا تو صرف اس جگہ کو دھو لیتے اور اگر نہیں دیکھا تھا تو کپڑوں کے چاروں طرف پانی چھڑک لیتے۔ کیونکہ رسول ﷺ کے کپڑے پر اگر منی لگی ہوتی تو میں اس کو (خشک ہونے کی وجہ سے) کھرچ دیتی تھی اور رسول ﷺ ان کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔)

ا: منی کی طہارت یا عدم طہارت میں مذاہب فقہاء

علامہ یحیٰ بن شرف نووی لکھتے ہیں:

آدمی کی منی کی طہارت میں تمام علماء کی مختلف آراء ہے۔ امام مالک اور امام ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ منی نجس (گندگی) ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کہتے ہیں کہ منی دو طرح کی ہوتی ہے ایک خشک اور ایک گیلی قسم کی۔ اگر منی خشک ہو تو اس کو صرف کھرچنا کافی ہو گا۔ یہی خیال امام احمد کا ہے اور امام مالک کہتے ہیں کہ منی چاہے خشک ہو یا پھر گیلی کپڑے کو دھویا جائے پھر ہی کپڑا پاک ہوتا ہے اور منی کی نجس دور ہوتی ہے۔ حضرت ابن عمرؓ، حضرت عائشہؓ، داؤد ظاہری اور امام شافعیؒ کا یہ مذہب ہے کہ منی پاک ہوتی ہے امام احمد کا بھی یہی خیال ہے۔

جو فقہاء منی کو نجاست سے تشبیہ دیتے ہیں ان کے بیان مختلف ہے اور ان کا دھونا جائز ہے۔ اور جو منی کو طہارت پر ترجیح دیتے ہیں ان کے نزدیک منی کو صرف کھرچنا واجب ہے اگر منی نجس نہیں ہوتی تو اس کو صرف کھرچنا کافی نہ تھا جس طرح جمے ہوئے خون کو کھرچنا کافی نہیں۔ ایک قول میں ہے کہ مرد کی منی نجس نہیں جبکہ عورت کی منی نجس ہے۔ اس سے بھی زیادہ مقبول قول یہ ہے کہ چاہے مرد ہو یا پھر عورت دونوں کی منی نجس ہے۔ حدیث میں ہے کہ دونوں مرد اور عورت کی منی طاہر ہے اور کہا پاک کا کھانا جائز ہے۔ اس بات کا متعلق کے ہمارے فقہاء کے دو قول بہت ہی مشہور ہیں۔ زیادتر یہ ہے کہ حلال نہیں ہے کیونکہ یہ ایک نجس ہے اور ان چیزوں میں اس کا شمار ہوتا ہے جو حرام قرار دی گئی ہیں۔

انسانوں کے علاوہ جانوروں کی منی کے بارے میں بھی یہی کہا گیا ہے کہ کتے اور خنزیر کی منی بھی نجس ہے اس کے علاوہ باقی جانوروں کی منی کے بارے میں تین اقوال یہ ہے کہ تمام حیوانات کی منی پاک ہے۔ خواہ ان کا گوشت حلال ہو یا نہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ تمام جانوروں کی منی نجس ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ جن حیوانات کا گوشت حلال ہے ان کی منی پاک ہے اور جن کا گوشت ہم پر حرام ہے ان کی منی بھی نجس ہے۔[36]

10: خون کی نجاست اور اس کو دھونے کا طریقہ

علامہ صاحب نے خون کی نجاست اور اس کو دھونے کا طریقہ سے متعلق یہ حدیث بیان فرمائی ہے:

"وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة، حدثنا وكيع، حدثنا هشام بن عروة ح، وحدثني محمد بن حاتم -واللفظ له- حدثنا يحيى بن سعيد، عن هشام بن عروة قال: حدثتني فاطمة، عن أسماء قالت: جاءت امرأة إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فقالت: إحدانا يصيب ثوبها من دم الحيضة، كيف تصنع به، قال: تحته، ثم تقرصه بالماء، ثم تنضحه، ثم تصلي فيه"[37]

(حضرت اسماءؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی ہم عورتوں میں سے کسی کے کپڑے پر حیض (ماہواری) کا خون لگ جاتا ہے اس کپڑے کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پہلے اس (جمے ہوئے) خون کو کھرچ ڈالیں پھر پانی سے رگڑے اس کے بعد پانی بہا کر صاف کر لیں پھر اس کپڑے کے ساتھ نماز پڑھ سکتی ہیں۔)

شرح

1: نجاست کو زائل کرنے کے متعلق ائمہ مذاہب کی آراء

علامہ یحیٰ بن شرف نووی شافعی لکھتے ہیں اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ خون ناپاک ہوتا ہے تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے اس نجاست کو دور کرنے کے لئے اس کو صاف کرنا ضروری ہے۔ کسی بھی قسم کی گندگی کو دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کو صاف کیا جائے پھر ہی پاک ہوتی ہے۔ اگر نجاست ایسی ہو کہ نظر نہ آتی ہو مثال کے طور پر پیشاب وغیرہ تو اس کو پاک کرنے کے لئے کپڑے کو صرف ایک بار دھونا ہی واجب ہے۔ دوسری اور تیسری بار دھونا مستحب ہے۔

حضور پاک ﷺ نے فرمایا جب تم سو کر اٹھو یعنی کہ جب تم نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھوں کو تین بار دھو لیا کرو اور پھر کسی برتن میں ہاتھ ڈالا کرو اور اگر نجاست ایسی ہو کہ بظاہر نظر آتی ہو مثلاً خون وغیرہ تو اس چیز کو

ہاتھ پھیر کر دو سے تین بار دھونا مستحب ہے۔ اور جب کپڑا دھو کر نجاست سے پاک کر لیا جائے تو پھر اس کو نچوڑنا ضروری ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اگر نجاست کو دھو دیا جائے لیکن اس کا رنگ کپڑے پر باقی رہے تو یہ پاک ہو جاتا ہے اور اگر نجاست کی بدبو باقی ہے تو پھر کپڑا نجس ہے اس کو دوبارہ دھونا واجب ہے۔ کپڑے کے اوپر سے اس کی بدبو کو ختم کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اور اگر کپڑا دھونے کے بعد بھی نجاست کی بدبو کپڑے پر باقی رہ گئی تو اس کے بارے میں امام شافعی کے دو اقوال مشہور ترین مانے جاتے ہیں۔ کہ وہ طاہر ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ طاہر نہیں ہے۔

علامہ مرغینانی حنفی لکھتے ہیں کہ نجاست کی قسمیں دو طرح کی ہیں دکھائی دینے والی اور نہ دکھائی دینے والی۔ مثلاً مرئی اور غیر مرئی جو نجاست مرئی ہو اس کے لئے بس طہارت ہی کافی ہے اور جو نجاست غیر مرئی ہو تو اس کو ایک بار دھونا کافی ہے۔ اگر بدبو باقی نہ رہے تو اگر بدبو باقی ہے تو پھر بار بار دھونا واجب ہے۔ مقام حیرت کی بات یہ ہے کہ فقہاء شافعیہ کتے کے جھوٹے برتن کو ۷ بار دھونے کے لئے حکم صادر کرتے ہیں جبکہ پیشاب آلودہ کپڑوں کو ایک بار دھونا کافی سمجھتے ہیں۔[38]

نتیجہ بحث:

شرح صحیح مسلم (علامہ غلام رسول سعیدی) کے مطالعہ اور مباحث سے مندرجہ ذیل نتائج روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتے ہیں:

1. شرح صحیح مسلم از غلام رسول سعیدی میں تقریباً تمام مباحث میں فقہاء کے اقوال پر مشائخ کے دلائل مفصل قلمبند کیے گئے ہیں۔
2. علامہ غلام رسول سعیدی نے اپنی اجتہادی بصیرت کو بروئے کار لاتے ہوئے جابجا سابق علماء محققین سے اختلاف کرتے ہوئے نہ صرف اپنا موقف بیان کیا ہے بلکہ اپنے موقف کو دلائل سے ثابت کیا ہے۔
3. علامہ غلام رسول سعیدی نے شرح صحیح مسلم میں دیگر شروح الحدیث سے بہت زیادہ استفادہ کیا ہے اور کوشش کی ہے کہ ہر حدیث کی شرح ایسے انداز سے کی جائے کے وہ دیگر شرح سے بے نیاز کر دے۔
4. علامہ غلام رسول سعیدی نے تمام عنوانات میں وارد ہونے والے کلمات کے لغوی مفاہیم اور اصطلاحی تعریفات کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے اور اگر اس میں علما کا اختلاف ہے تو اس کو بھی قلمبند کیا ہے۔

5. کتاب الطہارۃ کے ضمن میں مباحث طہارۃ کو علامہ غلام رسول سعیدی نے صحیح مسلم میں تفصیل سے وضاحت کی ہے۔

الغرض شرح صحیح مسلم از غلام رسول سعیدی کو اپنی جامعیت و سعت علمی و تحقیقی اصولوں اور اجتہادی اوصاف پر مشتمل ہونے کی وجہ سے علماء محققین کے ہاں بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔

مصادر و مراجع

1. سعیدی، غلام رسول، علامہ، مقدمہ تبیان الفرقان، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۵ء، ج۱، ص۴۹

Saeedi, Ghulam Rasool, Allama, Muqadama Tabiyan al-Furqan, Zia-ul-Quran Publications, Lahore, 2015, vol.1, p.49

2. ایضاً

Ibid

3. ایضاً، ص۴۳

Ibid, p. 43

4. قادری محمد اسماعیل، حقائق شرح صحیح مسلم و دقائق تبیان القرآن، فرید بک سٹال، لاہور، ۲۰۰۴ء، ص۳۸

Qadri Muhammad Ismail, Haqaiq Sharh Sahih Muslim and Daqaiq Tabyan Al-Qur'an, Farid Book Stall, Lahore, 2004, p. 38

5. ایضاً

Ibid

6. سعیدی، غلام رسول، علامہ، مقدمہ شرح صحیح مسلم، فرید بک سٹال، لاہور، ۱۴۱۷ھ، ج۱، ص۵۲

Saeedi, Ghulam Rasool, Allama, Muqadama Sharh Sahih Muslim, Farid Book Stall, Lahore, 1417 AH, Vol. 1, p. 52

7. سعیدی، غلام رسول، علامہ، مقدمہ شرح صحیح مسلم، فرید بک سٹال، لاہور، ۱۴۱۷ھ، ج۱، ص52-53

Saeedi, Ghulam Rasool, Allama, Muqadama Sharh Sahih Muslim, Farid Book Stall, Lahore, 1417 AH, Vol. 1, p. 52-53

8. استاد العلماء کمیٹی، قرۃ عیون الاقبال فی تذکرۃ فضلاء النبدیال، خوشاب، ۲۰۱۱ء، ص۲۴۴

Ustad al-Ulama Committee, Qur'a Ayun al-Iqbal fi Tazkirat Fazla al-Nabdiyal, Khushab, 2011, p. 244

9. الطلاق-۲

Atalaq-2

10. سعیدی، غلام رسول، علامہ، توضیح البیان، فرید بک سٹال، لاہور، ۱۴۱۷ھ، ج۱، ص185-186

Saeedi, Ghulam Rasool, Allama, Tuzeeh Al-Bayan, Farid Book Stall, Lahore, 1417 AH, Volume 1, p. 185-186

11. راؤ، محمد عاطف اسلم، ڈاکٹر، محدث اعظم پاک و ہند، ارتقاء فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، ۲۰۱۶ء، ص۸۹

Rao, Muhammad Atif Aslam, Dr., Muhaddith-e-Azam Pak-Wo-hind, Irtaqa Foundation International, 2016, p. 89

12. سعیدی، غلام رسول، علامہ، شرح صحیح مسلم، فرید بک سٹال، اُردو بازار، لاہور، ۲۰۰۴ء، ج۶، ص۵۵۶

Saeedi, Ghulam Rasool, Allama, Sharh Sahih Muslim, Farid Book Stall, Urdu Bazaar, Lahore, 2004, vol. 6, p. 556

13. شاہ زوار حسین، سید، القاموس الوحید کامل، زوار اکیڈمی، کراچی۔ س ن، ج۱، ص۹۹

Shah Zowar Hussain, Syed, Al Qamoos Al Waheed Kamil, Zowar Academy, Karachi. Sun, vol. 1, p. 99

14. زبیدی، محمد مرتضیٰ حسینی، سیدی، تاج العروس، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، س ن، ج۳، ص۳۶۲

Zubaidi, Muhammad Murtaza Hussaini, Sayyedi, Taj al-Aroos, Dar al-Fikr, Bairoot, vol. 3, p. 362

15. المائدہ-۶

Al-Maida-6

16. التوبہ-۱۰۸

Al-Toba-108

17. بخاری، محمد بن اسماعیل، امام، الجامع الصحیح، کتاب الوضو، باب لاتقبل صلوٰۃ بغیر طھور، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، 1991ء، حدیث نمبر ۱۳۵

Bukhari, Muhammad bin Ismail, Imam, Al-Jami' al-Sahih, Kitab al-Wazoo, Baab La Taqbal Salat without Tahur, Maktaba Rahmaniya, Lahore, 1991, Hadees 135

18. مسلم القشیری النیشاپوری، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب: فضل الوضوء، دار الحضارۃ للنشر و التوزیع، الریاض، ۲۰۱۵، حدیث نمبر 223

Muslim al-Qashiri al-Nishapuri, Muslim bin al-Hajjaj, Sahih Muslim, Kitab al-Taharah, Baab: Fazl al-Wazoo, Dar al-Hadarat for publishing and al-Tawzi'ah, Riyadh, 2015, hadees 223

19. سعیدی، غلام رسول، علامہ، شرح صحیح مسلم، فرید بک سٹال، اردو بازار، لاہور، ۲۰۰۲ء، ج۱، ص819-820

Saeedi, Ghulam Rasool, Allama, Sharh Sahih Muslim, Farid Book Stall, Urdu Bazaar, Lahore, 2002, vol. 1, p. 819-820

20. مسلم القشیری النیشاپوری، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب: وجوب الطہارۃ للصلوۃ، دار الحضارۃ للنشر و التوزیع، الریاض، ۲۰۱۵، حدیث نمبر ۲۲۴

Muslim al-Qashiri al-Nishapuri, Muslim bin al-Hajjaj, Sahih Muslim, Kitab al-Taharah, Baab: Wajub al-Taharah for Salat, Dar al-Hadarat Publication and Al-Tawzi'ah, Riyadh 2015, Hadees 224

21. سعیدی، غلام رسول، علامہ، شرح صحیح مسلم، فرید بک سٹال، اردو بازار، لاہور، ۲۰۰۲ء، ج۱، ص۸۶۴-۸۶۶

Saeedi, Ghulam Rasool, Allama, Sharh Sahih Muslim, Farid Book Stall, Urdu Bazaar, Lahore, 2002, vol. 1, p. 864-866

22. مسلم القشیری النیشاپوری، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب: صفۃ الوضوء الکامل، دار الحضارۃ للنشر والتوزیع، الریاض، ۲۰۱۵، حدیث نمبر ۲۲۶

Muslim al-Qashiri al-Nishapuri, Muslim bin al-Hajjaj, Sahih Muslim, Kitab al-Taharah, Baab: Sifah al-Wazoo al-Kamal, Dar al-Hadarat Publication and Al-Tawzi'ah, Al-Riyadh 2015, hadith 226

23. سعیدی، غلام رسول، علامہ، شرح صحیح مسلم، فرید بک سٹال، اردو بازار، لاہور، ۲۰۰۲ء، ج ۱، ص 870-871

Saeedi, Ghulam Rasool, Allama, Sharh Sahih Muslim, Farid Book Stall, Urdu Bazaar, Lahore, 2002, Vol. 1, p. 870-871

24. مسلم القشیری النیشاپوری، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب: اخر فی صفۃ والوضوء، دارالحضارۃ للنشر والتوزیع، الریاض، ۲۰۱۵، حدیث نمبر ۲۳۵

Muslim al-Qashiri al-Nishapuri, Muslim bin al-Hajjaj, Sahih Muslim, Kitab al-Tahara, Baab: Akhr fi Sifah and Wazoo, Dar al-Hadarat Publication and Al-Tawzi'ah, Riyadh 2015, Hadees 235

25. سعیدی، غلام رسول، علامہ، شرح صحیح مسلم، فرید بک سٹال، اردو بازار، لاہور، ۲۰۰۲ء، ج ۱، ص ۸۸۲-881

Saeedi, Ghulam Rasool, Allama, Sharh Sahih Muslim, Farid Book Stall, Urdu Bazaar, Lahore, 2002, Vol. 1, p. 881-882

26. مسلم القشیری النیشاپوری، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب: السواک، دارالحضارۃ للنشر و التوزیع، الریاض ۲۰۱۵، حدیث نمبر ۲۵۲

Muslim al-Qashiri al-Nishapuri, Muslim bin al-Hajjaj, Sahih Muslim, Kitab al-Tahara, Baab: Al-Suwak, Dar al-Hadarat Publication and Al-Tawzi'ah, Riyadh 2015, Hadees 252

27. سعیدی، غلام رسول، علامہ، شرح صحیح مسلم، فرید بک سٹال، اردو بازار، لاہور، ۲۰۰۲ء، ج ۱، ص 909-911

Saeedi, Ghulam Rasool, Allama, Sharh Sahih Muslim, Farid Book Stall, Urdu Bazaar, Lahore, 2002, vol. 1, p. 909-911

28. مسلم القشیری النیشاپوری، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب: باب المسح علی الخفین، دارالحضارۃ للنشر و التوزیع، الریاض، ۲۰۱۵، حدیث نمبر ۲۷۴

Muslim Al-Qashiri Al-Nishapuri, Muslim Ibne Al-Hajjaj, Sahih Muslim, Kitab al-Tahara, Baab: Baab Al-Mush on Al-Khafin, Dar al-Hadarat for Nashru al-Tawzi'ah, Al-Riyadh 2015, Hadees 274

29. سعیدی، غلام رسول، علامہ، شرح صحیح مسلم، فرید بک سٹال، اردو بازار، لاہور، ۲۰۰۲ء، ج ۱، ص 950-۹۴۸

Saeedi, Ghulam Rasool, Allama, Sharh Sahih Muslim, Farid Book Stall, Urdu Bazaar, Lahore, 2002, vol. 1, p. 948-950

30. مسلم القشیری النیشاپوری، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب: کراھۃ غمس المتوضئ وغیرہ یدہ المشکوک في نجاستھا في الإناء قبل غسلھا ثلاثا، دارالحضارۃ للنشر والتوزیع، الریاض، ۲۰۱۵، حدیث نمبر ۲۷۸

Muslim al-Qashiri al-Nishapuri, Muslim bin al-Hajjaj, Sahih Muslim, Kitab al-Taharah, Baab: Karahat Ghams al Matwazy Wgyrh almaskook Fnijasth alina kabal gaslaha salasa, Dar al-Hadarat for the publication of Al-Tawzi, Riyadh, 2015, Hadees 278

31. سعیدی، غلام رسول، علامہ، شرح صحیح مسلم، فرید بک سٹال، اردو بازار، لاہور، ۲۰۰۲ء، ج ۱، ص ۹۵۶

Saeedi, Ghulam Rasool, Allama, Sharh Sahih Muslim, Farid Book Stall, Urdu Bazaar, Lahore, 2002, Vol. 1, p. 956

32. مسلم القشیری النیشاپوری، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب: حکم بول الطفل الرضیع وکیفیۃ غسلہ، دارالحضارۃ للنشر والتوزیع، الریاض، ۲۰۱۵ء، حدیث نمبر ۲۸۶

Muslim al-Qashiri al-Nishapuri, Muslim bin al-Hajjaj, Sahih Muslim, Kitab al-Tahara, Baab: Hukam Bol Altifal alzee Wakaifat Guslah, Dar al-Hadarat for publishing al-Tawzi', Riyadh, 2015, Hadees 286

33. ایضاً، حدیث نمبر ۲۸۶

Ibid, Hadees 286

34. سعیدی، غلام رسول، علامہ، شرح صحیح مسلم، فرید بک سٹال، اردو بازار، لاہور، ۲۰۰۲ء، ج ا، ص 967

Saeedi, Ghulam Rasool, Allama, Sharh Sahih Muslim, Farid Book Stall, Urdu Bazaar, Lahore, 2002, vol. 1, p. 967

35. مسلم القشیری النیشاپوری، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ ، باب : حکم المني، دارالحضارۃ للنشر و التوزیع، الریاض ۲۰۱۵، حدیث نمبر ۲۸۸۸

Muslim al-Qashiri al-Nishapuri, Muslim bin al-Hajjaj, Sahih Muslim, Kitab al-Tahara, Baab: Hukm al-Mani, Dar al-Hadarat for the publication of al-Tawzi, Riyadh 2015, hadith 2888

36. سعیدی، غلام رسول، علامہ، شرح صحیح مسلم، فرید بک سٹال، اردو بازار، لاہور، ۲۰۰۲ء، ج ا، ص 970-971

Saeedi, Ghulam Rasool, Allama, Sharh Sahih Muslim, Farid Book Stall, Urdu Bazaar, Lahore, 2002, Vol. 1, p. 970-971

37. مسلم القشیری النیشاپوری، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب: نجاسۃ الدم وکیفیۃ غسلہ، دارالحضارۃ للنشر و التوزیع، الریاض ۲۰۱۵، حدیث نمبر ۲۹۱

Muslim al-Qashiri al-Nishapuri, Muslim bin al-Hajjaj, Sahih Muslim, Kitab al-Tahara, Baab: Najasa al-Dum wa Qifiya Ghuslah, Dar al-Hadarat for publication, Al-Riyadh 2015, Hadees 291

38. سعیدی، غلام رسول، علامہ، شرح صحیح مسلم، فرید بک سٹال، اردو بازار، لاہور، ۲۰۰۲ء، ج ا، ص ۹۷۸-۹۷۹

Saeedi, Ghulam Rasool, Allama, Sharh Sahih Muslim, Farid Book Stall, Urdu Bazaar, Lahore, 2002, vol. 1, p. 978-979